وقف جدید کے پچیسویں سال کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

کھانسی ہوگئی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ آمین

پھر حضور انور نے فرمایا:-

آج عیسوی کیلنڈر کا نیا سال شروع ہوتا ہے یعنی ۱۹۸۲ء کا یہ پہلا دن ہے اور جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ بھی ہمارے لئے عید کا دن ہے۔ خدا کرے کہ سارا سال ہی ہمارے لئے عید کا سماں رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں عید کے سامان ہمارے لئے پیدا کرتی رہیں۔ آپ سب کو اور جہاں جہاں احمدی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ یہ نیا سال مبارک کرے اور ان سب کے لئے بھی برکتوں کے سامان پیدا کرے جو جمعہ کو عید کا دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق سمجھتے ہیں۔

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور جنوری کے پہلے جمعہ کے موقع پر میں نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اتفاقاً یہ جمعہ سال کا پہلا دن بھی ہے۔ یہ نیا سال جو ہے جہاں تک بالغانِ احمدیت کا سوال ہے، ہمارے مجاہدہ کا اس دائرہ میں پچیسواں سال ہے اور دفتر اطفال کا سترھواں سال۔ بالغان کے پچیسویں اور اطفال کے سترھویں سال کے آغاز کا آج میں اعلان کر رہا ہوں۔

دو قسم کی قربانیاں ہماری ذیلی تنظیمیں بھی خدا کے حضور پیش کر رہی ہیں۔ایک مالی اور ایک ان تمام قربانیوں کا مجموعہ جن کے ساتھ مالی قربانی کا تعلق نہیں۔ جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے جو بجٹ اپنے جائزہ کے مطابق وقف جدید بناتی ہے ابھی وہ بجٹ عملاً ہم نے پورا کرنا شروع نہیں کیا۔ اس لئے جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے میں امید رکھوں گا کہ سالِ رواں میں جماعتِ احمدیہ اپنے بجٹ کو پورا کر دے گی۔انشاءاللہ۔

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے قیام کا بڑا مقصد دیہات کی تربیت تھا اور ہے۔ احمدی دیہات (یعنی وہ گاؤں پاکستان کے جہاں احمدی بستے ہیں، دوسرے بھی بستے ہیں لیکن جہاں احمدی بستے ہیں ان کو اس وقت مَیں احمدی دیہات کہتا ہوں)۔احمدی دیہات کی تعداد سال بہ سال بڑھتی چلی جارہی ہے۔ چوبیس سال قبل جب یہ تحریک شروع ہوئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے، تو اس وقت جتنے گاؤں اس نظام کی تربیت کے ماتحت آتے تھے ان کی تعداد واقفینِ وقف جدید سے کہیں زیادہ تھی۔ واقفین کی تعداد اور احمدی دیہات کی نسبت کم نہیں ہوئی، بڑھتی چلی جارہی ہے۔

ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ انسانوں کو اپنے قرب کی راہیں دکھلا رہا ہے اور وہ نور جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نوعِ انسانی کے لئے لے کر آئے تھے، زیادہ سے زیادہ تعداد میں لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر سال اس میں زیادتی ہو رہی ہے لیکن تربیت کرنے والوں کی تعداد نسبتاً کم ہو رہی ہے دیہات کی تعداد بڑھنے کے نتیجہ میں۔اس لئے اس وقت اشد ضرورت وقف جدید کو وقفِ جدید کے واقفین کی ہے۔

وقفِ جدید کے واقفین کی علمی قابلیت کا معیار اور ہے۔وہ جامعہ کے پڑھے ہوئے شاہدین نہیں۔واقفینِ وقفِ جدید کی اپنی تربیت اور تعلیم کا ایک علیحدہ نظام ہے۔واقفینِ وقفِ جدید جو ہیں عمروں کے لحاظ سے چھوٹی عمر کے اور تجربہ کے لحاظ سے کم تجربہ ہیں۔اس لئے ایک تو میں نصیحت کروں گا انجمن وقف جدید کو کہ جو واقفینِ وقفِ جدید ان کے پاس ہیں، ان کی علمی اور علم کی بنیاد پر اخلاقی اور روحانی تربیت میں زیادتی کرنے کا ایک منصوبہ بنائیں اور وہ منصوبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے پڑھنے، سمجھنے اور اس کے نتیجہ میں وہ اثر قبول کرنے کا ہو

جوایک متقی دل ان کتب کو پڑھ کے اثر قبول کرتا ہے۔ اگر ہر واقفِ وقفِ جدید کے ذمے یہ لگایا جائے کہ ہفتے کے سات دنوں میں ہر روز وہ کم ازکم پندرہ صفحات کتبِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھے گا تو اس کے نتیجہ میں ان کا علم بھی بڑھے گا اور ان کی توجہ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف بھی زیادہ ہوگی اور دوسروں کی تربیت کرنے کی قابلیت بھی بڑھ جائے گی اور جیسا بھی وہ لکھنا جانتے ہیں، بیس صفحے پڑھ کے کم ازکم پانچ باتیں وہ اپنی کاپی پر لکھیں کہ ہم نے ان صفحوں میں یہ باتیں خاص طور پر پڑھیں جو ہمارے کام آنے والی ہیں تربیت وغیرہ کے لحاظ سے۔

جماعت سے میں یہ کہوں گا کہ اس وقت سو سے بھی کم واقفینِ وقف جدید ہیں۔ یہ ہماری ضرورت کا بیسواں حصہ بھی پورا نہیں کرتے۔ اس واسطے ایسے نوجوان جو سکول کی قابلیت کے لحاظ سے ان کے قواعد پر پورے اترتے ہوں اور دل میں جذبہ رکھتے ہوں، خدمتِ دین اور تربیت کی قابلیت بھی رکھتے ہوں یعنی ان کی اپنی بھی تربیت ہوچکی ہو، یہ نہ ہو کہ اپنے گھر میں آنکھیں بند کر کے گالیاں دینے کی عادت لے کر وہ وقف جدید میں آجائیں۔ جو ظاہر کی چیزیں ہیں موٹی موٹی، کم ازکم اس لحاظ سے وہ مہذب اور تربیت یافتہ ہونے چاہئیں اور دل کا تقویٰ جسے اللہ بہتر جانتا ہے نہ میں فیصلہ کرسکتا ہوں نہ آپ لیکن روح کا جذبہ جو ظاہر ہوتا ہے اور جس کا ہم بھی فیصلہ کرسکتے ہیں وہ ہونا چاہیئے اور اس کے لئے ہر ہفتے میرا یہ پیغام ہر گاؤں میں پہنچایا جائے کہ ہمیں بچے دو، ہمیں بچے دو تاکہ بڑوں کی ہم تربیت کرسکیں۔ ہمیں بچے دو تاکہ ہم آئندہ آنے والی نسل کی ابتدائی تربیت کرسکیں۔

واقفینِ وقف جدید کے ذمے، جب میں نے کہا تربیت کا کام ہے تو وہ انتہائی تربیت نہیں تھی۔ میری مراد تھی کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو تربیت ہونی چاہیئے، کم سے کم معیار ایک احمدی کا جو ہے اس تک تو پہنچنا چاہیئے نا۔ گالی نہیں دینی، ’’اوئے‘‘ کر کے نہیں پکارنا، ’’تو‘‘ نہیں کہنا، اپنے چھوٹے کو بھی۔ میں بڑوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں اپنے بچوں کو بھی ’’آپ‘‘ کہیں۔ اگر آپ اپنے بچوں کو ’’آپ‘‘ نہیں کہیں گے تو وہ بڑوں کو بھی ’’آپ‘‘ نہیں کہے گا۔ اگر آپ اپنے بچے کو ’’آپ‘‘ کہہ کے پکاریں گے تو اس کی عادت پڑ جائے گی ’’آپ‘‘ کہہ کے پکارنے کی۔ وہ بڑوں اور چھوٹوں ہر دو کو ’’آپ‘‘ کہہ کے پکارے گا اور بڑا لطف اٹھائیں گے وہ لوگ جو آپ

کے ماحول میں آ کے آپ کے بچوں کو 'تو' کی بجائے ہر ایک سے ''آپ'' کہہ کر بات کرتے سنیں گے۔

کچھ حصے ہیں جن کا تعلق انجمن وقفِ جدید سے ہے جو میں نے اب بیان کئے اور کچھ حصے ایسے ہیں جن کا تعلق جماعت سے ہے۔ ہر دو کو اپنی ذمہ داریاں پوری تندہی اور توجہ سے نباہنی چاہئیں۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے مکان تعمیر ہو رہا ہو، تو بنیادیں کھود کر روڑی کوٹی جاتی ہے اور اس پر اینٹوں سے دیواریں اٹھائی جاتی ہیں۔

واقفینِ وقفِ جدید کا کام روڑی کوٹنا ہے، چھوٹے چھوٹے پتھروں کے ٹکڑوں کو یکجان کر دینا، اس قابل بنا دینا کہ جب اعلیٰ درجے کی تعلیم اور تہذیب ان کو سکھائی جائے تو وہ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں اور بوجھ نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

کھانسی مجھے بڑا تنگ کر رہی ہے، لیکن اس اعلان کی وجہ سے میں نے جمعہ کا خطبہ چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ صحت سے رکھے اور دعا کریں کہ مجھے بھی صحت دے اور صحت سے رکھے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۶؍جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۳،۴)